مصائب اور سلفِ صالحین کا طرزِ عمل

ترجمہ: مولوی محمد نعمان سنجرانی

• حضرت اعمش شہر بن حوشب سے اور وہ حارث بن عمیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے آخری لمحات میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اُن پر کبھی غشی طاری ہوتی تھی اور کبھی ہوش میں آجاتے تھے کہ فرمانے لگے: ''آپ جیسے چاہیں میرا گلا گھونٹ دیں، آپ کی عزت کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔'' (سیر اعلام النبلاء، جلد:۱،ص:۴۰۷)

• مُبَرِّد سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''مجھے غنا سے زیادہ فقر محبوب ہے اور صحت سے زیادہ بیماری''۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ''اللہ ابوذر پر رحم فرمائے! میں تو صرف یہ کہتا ہوں جو شخص اپنی ذات کے لیے اللہ کی پسند ناپسند پر راضی ہو جاتا ہے تو وہ کچھ خواہش نہیں رکھتا اور یہی قضا کے فیصلوں پر رضامند (رضا بالقضا) ہونے کا درجہ ہے''۔ (سیر اعلام النبلاء، جلد:۱،ص:۲۶۲)

• وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا: ''مصیبت میں جو شخص تم میں سے سب سے زیادہ گھبراہٹ کا اظہار کرے وہ سب سے زیادہ دنیا سے محبت کرنے والا ہے''۔ (سیر اعلام النبلاء، جلد:۴،ص:۵۵۱)

• شعبی سے روایت ہے کہ حضرت شُریح نے فرمایا: ''جب مجھے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اس پر میں اللہ کی چار بار تعریف کرتا ہوں کہ اس سے بڑی مصیبت میں مبتلا نہیں فرمایا اور اللہ کی تعریف کرتا ہوں کہ اس نے مجھے صبر کی توفیق دی اور اللہ کی تعریف کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کی توفیق دی جس پر مجھے ثواب کی امید ہے اور اللہ کی تعریف کرتا ہوں کہ مصیبت کے نتیجے میں پہنچنے والا نقصان میرے دین میں واقع نہیں ہوا''۔ (سیر اعلام النبلاء، جلد:۴،ص:۱۰۵)

• غسّان بن المفضَّل غَلابی کہتے ہیں کہ مجھے میرے ایک دوست نے حدیث مبارک سنائی، ایک شخص امام یونس بن عبید رحمہ اللہ کے پاس آیا اور اپنے تنگ دستی اور معاشی پریشانیوں اور غموں کا ذکر کیا۔ یونس بن عبید نے فرمایا: ''کیا اپنی بصارت کے بدلے میں تمھیں ایک لاکھ ملنے پر خوشی ہوگی؟ وہ کہنے لگا: نہیں۔ فرمایا: پھر سماعت کے بدلے میں؟ اس نے کہا: نہیں، فرمایا: زبان کے بدلے میں؟ پھر فرمایا: عقل کے بدلے میں؟ اس نے کہا: نہیں۔ اسی طرح اس کو اللہ کی نعمتیں یاد کروائیں۔ پھر حضرت یونس نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تم لاکھوں کے مالک اور تم اپنی حاجتوں پر غم زدہ ہو''۔ (سیر اعلام النبلاء، جلد:۶،ص:۲۹۲)

• اشعث ابن سعید سے روایت ہے کہ امام ابن عون نے فرمایا: آدمی رضا کی حقیقت کو اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتا جب تک وہ فقر پر بھی ویسا ہی راضی ہو جیسے مالداری پر راضی ہوتا ہے۔ تم کیسے اللہ سے اس کی قضا کے طالب بنتے ہو،

پھراگراس کا فیصلہ تمھاری خواہش کے مخالف ہوتو ناراض ہوجاتے ہو۔مبادا تمھاری پسند تمھارے لئے باعثِ ہلاکت ہو اوراگراللہ کا فیصلہ تمھاری خواہش کے مطابق ہوتو تم راضی ہوجاتے ہو۔تم خود سے انصاف نہیں کررہیاورنہ تم بابِ رضا کی حقیقت کے عارف ہو۔ (صفۃ الصفوۃ،جلد:۳،ص:۳۱۱)

• احمد ابنِ عِصام سے روایت ہے کہتے ہیں کہ زُہَیر ابنِ نُعیم نے فرمایا: بے شک یہ معاملہ (معاملۂ زیست) دو چیزوں کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ایک صبر اور دوسرا یقین۔اگر یقین ہولیکن اس کے ساتھ صبر نہ ہوتب بھی ناقص ہے،اگر صبر ہو اوراس کے ساتھ یقین نہ ہوتب بھی ناقص ہے۔حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کی ایک بڑی عمدہ مثال بیان فرمائی۔فرمایا کہ یقین اورصبر کی مثال ایسے ہے کہ جیسے دو کسان مل کرزمین کھود رہے ہوں ان میں سے اگرایک بیٹھے تو دوسرا بھی بیٹھ جائے۔ (صفۃ الصفوۃ،جلد:۴،ص:۸)

• حضرت عثمان ابن ہیثم سے روایت ہے: کہتے ہیں کہ بصرہ میں قبیلہ بنوسعد کا ایک آدمی تھا جوعبیداللہ بن زیاد کی فوج میں افسر تھا۔ایک روز وہ چھت سے گرااوراس کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں۔حضرت ابوقلابہ اس کے پاس عیادت کے لئے تشریف لے گئے اورفرمایا: مجھے امید ہے کہ تمھارے لئے بہتر ہوگا۔اس نے کہا اے ابوقلابہ! میری دونوں ٹانگوں کے بیک وقت ٹوٹنے میں کیا بہتری ہوسکتی ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ اللہ نے جو کچھ چھپا رکھا ہے وہ بہت زیادہ ہے۔(یعنی ہماری معلومات ناقص ہیں)۔ابھی تین دن ہی گزرے تھے کہ اس شخص کے پاس ابن زیاد کا خط آیا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے لشکر میں پہنچو۔اس نے پیغام لانے والے قاصد سے کہا: میرا حال تمھارے سامنے ہی ہے۔ابھی سات دن ہی گزرے تھے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مظلومانہ قتل کی خبر آن پہنچی۔وہ شخص کہنے لگا: اللہ ابوقلابہ پررحم کرے بے شک یہ (میری ٹانگوں کا ٹوٹنا) میرے لئے بہتر تھا۔ (صفۃ الصفوۃ،جلد:۲،ص:۳۸)

found.